سورة ق

آيات ۳۳-۲۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَقَدۡ کُنۡتَ فِیۡ غَفۡلَۃٍ مِّنۡ ہٰذَا فَکَشَفۡنَا عَنۡکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الۡیَوۡمَ
حَدِیۡدٌ ﴿۲۲﴾ وَ قَالَ قَرِیۡنُہٗ ہٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیۡدٌ ؕ﴿۲۳﴾ اَلۡقِیَا فِیۡ جَہَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ
عَنِیۡدٍ ۙ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ مُعۡتَدٍ مُّرِیۡبِ ۙ﴿۲۵﴾ الَّذِیۡ جَعَلَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا
اٰخَرَ فَاَلۡقِیٰہُ فِی الۡعَذَابِ الشَّدِیۡدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِیۡنُہٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطۡغَیۡتُہٗ وَ
لٰکِنۡ کَانَ فِیۡ ضَلٰلٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخۡتَصِمُوۡا لَدَیَّ وَ قَدۡ قَدَّمۡتُ
اِلَیۡکُمۡ بِالۡوَعِیۡدِ ﴿۲۸﴾ مَا یُبَدَّلُ الۡقَوۡلُ لَدَیَّ وَ مَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ ﴿۲۹﴾ ع
یَوۡمَ نَقُوۡلُ لِجَہَنَّمَ ہَلِ امۡتَلَاۡتِ وَ تَقُوۡلُ ہَلۡ مِنۡ مَّزِیۡدٍ ﴿۳۰﴾ وَ اُزۡلِفَتِ
الۡجَنَّۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ غَیۡرَ بَعِیۡدٍ ﴿۳۱﴾ ہٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِکُلِّ اَوَّابٍ حَفِیۡظٍ ۚ﴿۳۲﴾
مَنۡ خَشِیَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَیۡبِ وَ جَآءَ بِقَلۡبٍ مُّنِیۡبِ ۙ﴿۳۳﴾ ن

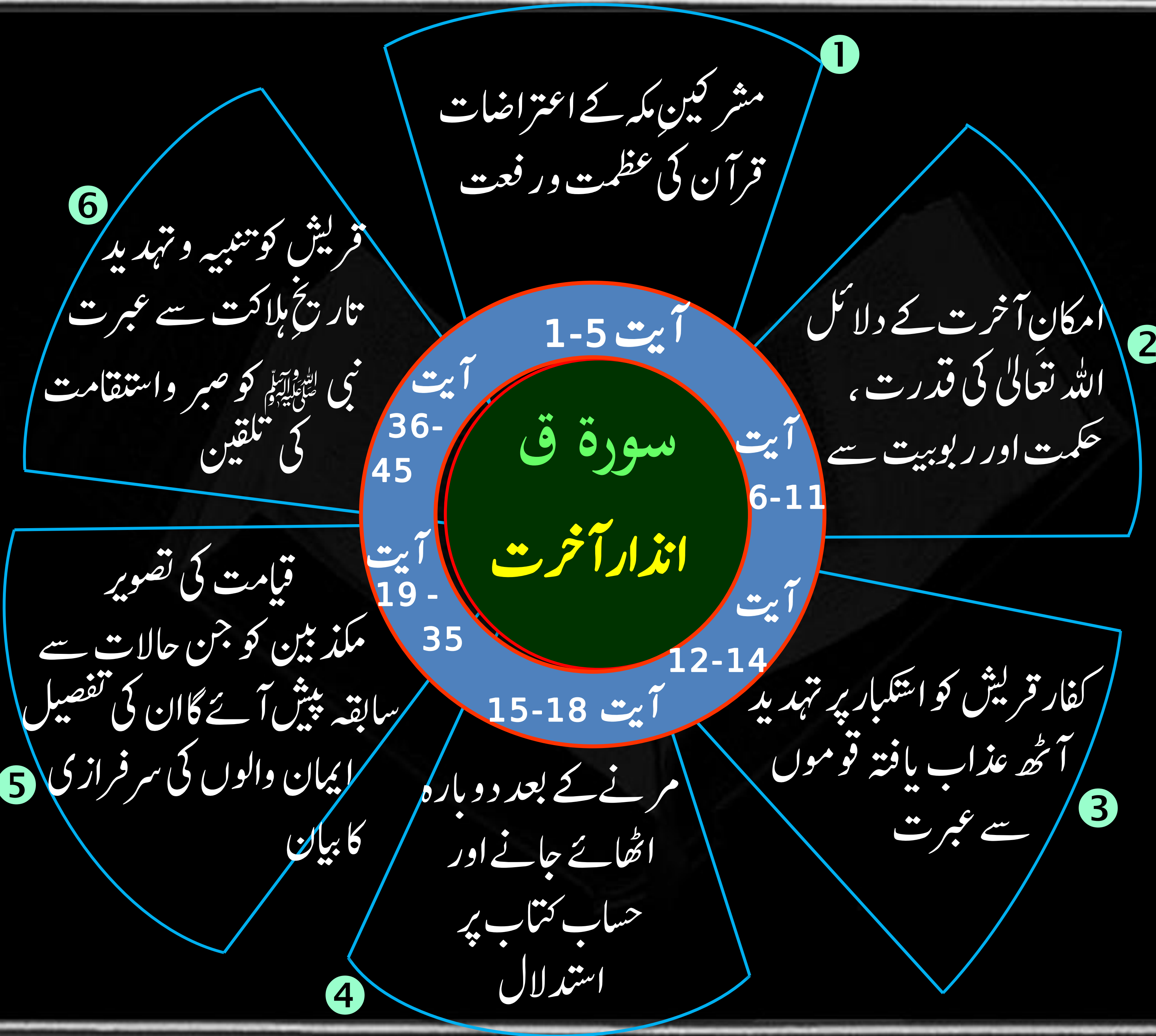
سورۃ ق
انذار آخرت
1
آیت 1-5
مشرکینِ مکہ کے اعتراضات
قرآن کی عظمت و رفعت
2
آیت 6-11
امکانِ آخرت کے دلائل
اللہ تعالیٰ کی قدرت،
حکمت اور ربوبیت سے
3
آیت 12-14
کفار قریش کو استکبار پر تہدید
آٹھ عذاب یافتہ قوموں
سے عبرت
4
آیت 15-18
مرنے کے بعد دوبارہ
اٹھائے جانے اور
حساب کتاب پر
استدلال
5
آیت 19 - 35
قیامت کی تصویر
مکذبین کو جن حالات سے
سابقہ پیش آئے گا ان کی تفصیل
ایمان والوں کی سرفرازی
کا بیان
6
آیت 36-45
قریش کو تنبیہ و تہدید
تاریخِ ہلاکت سے عبرت
نبی ﷺ کو صبر و استقامت
کی تلقین

لَقَدۡ كُنتَ فِى غَفۡلَةٖ مِّنۡ هَٰذَا فَكَشَفۡنَا عَنكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ ٱلۡيَوۡمَ حَدِيدٞ ﴿٢٢﴾

لَقَدۡ كُنتَ - یقیناً تو تھا

فِى غَفۡلَةٖ - غفلت میں غفلت : حقائق کی معرفت سے بے خبر ہونا

- کوئی کرنے کا کام سستی یا بھول کی وجہ سے نہ کرنا

مِّنۡ هَٰذَا - اس (دن) سے

فَكَشَفۡنَا - پس کھول دیا ہم نے

- كَشَفَ يَكْشِفُ ، كَشْفًا کھولنا، ظاہر کرنا، دور کرنا
- اردو میں : کشف، انکشاف، منکشف، اکتشاف، کاشف

لَقَدْ كُنتَ فِى غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾

عَنْكَ غِطَآءَكَ - تجھ سے تیرا پردہ

- غِطَآء پردہ - کسی چیز کو مکمل طور پر ڈھانپ کر اسے اوجھل کر دینا

فَبَصَرُكَ - پس تیری نظر (ہے)

اَلْيَوْمَ - آج بڑی

حَدِيدٌ - بڑی تیز (Sharp)

- حَدّ: کنارے پہ ہونا، تیز ہونا حدید _ لوہا
- اَلْسِنَةٍ حِدَادٍ: تیز زبانیں، حدید الفہم ، حدید النظر

لَقَدۡ كُنتَ فِىۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ غِطَآءَكَ
فَبَصَرُكَ الۡيَوۡمَ حَدِيۡدٌ ﴿۲۲﴾

تو اس (دن) سے غفلت میں تھا ہم نے تجھ سے تیرا
پردہ ہٹا دیا اور آج تیری نگاہ بہت تیز ہے

(It will be said:) “You wast heedless of this; now have We removed your veil, and sharp is your sight this Day!"

محمد اقبال

لَقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾

غفلت کا پردہ چاک

- اللہ کے ہاں پیشی کا یہ منظر - اللہ کا یہ ارشاد ہوگا
- تم اس دن سے غفلت میں پڑے رہے، اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور ان کے راستوں پر چلنے والوں نے ہر چند تمہیں سمجھایا لیکن تمہاری نگاہوں سے پردہ نہ اٹھ سکا
- تم قیامت اور اس کے وقوع کو عقل سے بعید سمجھتے رہے۔ آج ہم نے تیری آنکھوں سے پردہ اٹھادیا۔ اب دیکھ تیری نظر کتنی تیز ہے کس طرح اس ماحول کا ہر گوشہ تمہارے لیے بے نقاب ہو گیا ہے۔
- انسان کی بصیرت پہ آج ظلم ، جہل ، غفلت ، خواہشات ، مفادات اور آرزوئں کے پردے پڑے ہوئے ہیں لیکن یہ آنکھیں بند ہوتے ہی یہ پردے ہٹنا شروع ہو جائیں گے

رَبَّنَا لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَقَالَ قَرِيۡنُهٗ هٰذَا مَا لَدَىَّ عَتِيۡدٌؕ ﴿۲۳﴾ اَلۡقِيَا فِىۡ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيۡدٍۙ ﴿۲۴﴾

وَقَالَ - اور کہے گا

قَرِيۡنُهٗ - ہم نشین اس کا   مادہ - ق ر ن

- اقتران (VII) دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا کسی معنی میں اکٹھا ہونا
- قرین: پاس بیٹھنے والا ساتھی- ہم پلہ، ہم نشین
- اردو میں: قرن (ایک زمانہ یا اس کے لوگ)، قرین، قرینہ، قرائن

أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ

هٰذَا مَا - یہ وہ ہے جو

لَدَىَّ - میرے پاس تھا

عَتِيۡدٌ - تیار (حاضر) ہے

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ؕ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ ﴿۲۴﴾

اَلْقِيَا - تم دونوں ڈال دو   ألقى يُلقي ، إلقاءً ڈالنا

○ یہاں تثنیہ کا صیغہ القیا کیوں ؟

○ (۱) ایک کو تثنیہ کے صیغے میں آواز دینا عربوں میں مستعمل تھا (اونٹ چرانے والے) (۲) اس کا مخاطب دو فرشتے اس لیئے

فِيْ جَهَنَّمَ - جہنم میں

كُلَّ كَفَّارٍ - ہر سخت ناشکرے   (مبالغے کا صیغہ)

عَنِيْدٍ - دشمنِ (حق) کو   عنَدَ یَعنُد ، عُنُودًا... راستے سے ہٹنا

○ عنید وہ شخص جو حق کو جانتے ہوئے ٹھکرائے، مخالفت کرے

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ﴿٢٥﴾

مَّنَّاعٍ - (ہر) منع (روکنے) کرنے والا

- مَنَعَ يَمْنَعُ ، مَنْعًا روکنا، منع کرنا
- مَنَّاع بہت روکنے والا / منع کرنے والا (مبالغے کا صیغہ)
- مناع میں رکنے اور روکنے دونوں کا مفہوم

لِّلْخَيْرِ - بھلائی سے

مُعْتَدٍ - (ہر) حد سے بڑھنے والے کو

مُّرِيبٍ - (ہر) شبہ ڈالنے والے کو ماده - ر ي ب

- مریب۔ (فاعل) متردد بنادینے والا، متردد کرنے والا

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ؕ ﴿٢٣﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ
عَنِيْدٍ ۙ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۙ ﴿٢٥﴾

اس کا ساتھی (فرشتہ) کہے گا کہ یہ ہے وہ (روزنامچہ) جو میری سپردگی میں تھا (حاضر و) تیار۔ (حکم ہوگا کہ) تم دونوں پھینک دو جہنم میں ہر ناشکرے کو جو حق سے عناد رکھنے والا ہے خیر سے روکنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے اور مبتلائے شک کو

And his Companion will say: Here is (his Record) ready with me! [Allah will say], "Throw into Hell every obstinate disbeliever, "Who forbade what was good, transgressed all bounds, cast doubts and suspicions.

محمد اقبال

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾

قرین (ساتھی) سے مراد کیا ہے؟

- اس سے مراد وہ فرشتہ ہے جسے اس سے پہلے سائق کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (قتادہ اور ابن زید)
- فرشتے نے اسے اپنے مرقد سے اٹھتے ہی اپنی تحویل میں لے لیا، گویا اس کا محشر تک پہنچانا اس کی ذمہ داری ٹھہرا۔ چنانچہ وہ ہانکتا ہوا اسے محشر میں لے گیا
- اب اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کرتے ہوئے اس نے یہ عرض کیا کہ یہ ہے وہ شخص جس کی نگرانی مجھے سونپی گئی تھی اور میں اسے ہانکتا ہوا لے کر آیا ہوں، اب یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے اور اس طرح سے میں اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔

اَلۡقِيَافِىۡ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيۡدٍۙ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ مُّرِيۡبِۙ ﴿۲۵﴾

جہنم میں ڈالے جانے والے مجرمین کی صفات

○ یہ مجرمین بنیادی طور پر دو جرائم کا شکار تھے

1. انکار آخرت ، بعث بعد الموت ، جزاوسزا - نتیجتاً ان کے نزدیک انسان ایک شترِ بے مہار ، اخلاقی حدود و قیود سے آزاد - منکر حق

2. ناقص تصورِ الٰہ (شرک) - (اس کے نتیجے میں مبتلائے منکرات)

خدا کے حقوق کے منکر لازماً بندوں کے حقوق کے بھی منکر

بخیل و ممسک اور دوسروں کو خیر اور بھلائیوں سے روکنے والے -

اپنے مفاد، اغراض اور خواہشات کی خاطر اخلاقی حدیں توڑ دینے والے

اس کے نزدیک اللہ اور آخرت اور ملائکہ اور رسالت اور وحی ، غرض دین کی سب صداقتیں مشکوک۔ خود بھی مذبذب اور اسی شک کے پرچارک بھی

الَّذِیۡ جَعَلَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ فَاَلۡقِیٰہُ فِی الۡعَذَابِ الشَّدِیۡدِ ﴿۲۶﴾

الَّذِیۡ - وہ جس نے

جَعَلَ - بنایا

مَعَ اللّٰہِ - اللہ کے ساتھ

اِلٰـھًا اٰخَرَ - کوئی دوسرا معبود

فَاَلۡقِیٰہُ - تو ڈال دو تم دونوں اس کو

فِی الۡعَذَابِ الشَّدِیۡدِ - شدید عذاب میں

الَّذِیۡ جَعَلَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ فَاَلۡقِیٰہُ فِی الۡعَذَابِ
الشَّدِیۡدِ ﴿۲۶﴾

جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنا رکھا تھا۔ لہٰذا
اب تم دونوں اسے سخت عذاب میں ڈال دو

"Who set up another god beside Allah: Throw him into a severe penalty."

الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ﴿۲۶﴾

اسلوب کی تبدیلی

- مجرمین کی ایک صفت کا ذکر الگ طور پر خصوصی اہتمام کے ساتھ ۔ شرک کا
- انسان کو جہنم کا مستحق بنانے والی صفات
  - (1) انکار حق (2) خدا کی ناشکری
  - (3) حق اور اہل حق سے عناد (4) بھلائی کے راستے میں سدِّ راہ بننا
  - (5) اپنے مال سے خدا اور بندوں کے حقوق ادا نہ کرنا
  - (6) معاملات میں حدود سے تجاوز کرنا (7) لوگوں پر ظلم اور زیادتیاں کرنا
  - (8) دین کی صداقتوں پر شک کرنا (9) دوسروں کے دلوں میں شکوک ڈالنا
  - (10) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو خدائی میں شریک ٹھہرانا۔

قَالَ قَرِيۡنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطۡغَيۡتُهٗ وَلٰكِنۡ كَانَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۲۷﴾

قَالَ قَرِيۡنُهٗ - کہے گا اس کا ہم نشین

رَبَّنَا - اے ہمارے رب

مَاۤ اَطۡغَيۡتُهٗ - نہیں اکسایا سرکشی پر میں نے اس کو   مادہ - غ و ي

○ أطْغَى يُطْغِي ، إطْغَاءً   شرارت اور سرکشی میں ڈالنا (IV)

وَلٰكِنۡ كَانَ - بلکہ وہ تھا

فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ - گمراہی میں پرلے درجے کی

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾

اس کا ساتھی کہے گا اے ہمارے رب ! میں نے اس کو سرکش نہیں بنایا، بلکہ یہ خود پرلے درجے کی گمراہی میں پڑا ہوا تھا

His Companion will say: "Our Lord! I did not make him transgress, but he was (himself) far astray."

قَالَ قَرِيۡنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطۡغَيۡتُهٗ وَلٰكِنۡ كَانَ فِىۡ ضَلٰلٍۭ بَعِيۡدٍ ﴿۲۷﴾

ہر مجرم کا اپنی گمراہی کا شیطان پر الزام اور شیطان کی تردید

- قرین سے مراد یہاں شیطان ہے جو دنیا میں اس شخص کے ساتھ لگا ہوا تھا
- وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ اور جو اللہ کے ذکر سے اعراض کرتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں، پس وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے
- وہ شخص اور اس کا شیطان، دونوں خدا کی عدالت میں ایک دوسرے سے جھگڑ رہے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ یہ ظالم میرے پیچھے پڑا ہوا تھا اور اسی نے آخر کار مجھے گمراہ کر کے چھوڑا، اس لیے سزا اس کو ملنی چاہیے
- شیطان جواب میں کہتا ہے کہ میرا اس پر کوئی زور تو نہیں تھا یہ کم بخت تو خود نیکی سے نفور اور بدی پر فریفتہ تھا۔ اسی لیے انبیاء کی کوئی بات اسے پسند نہ آئی اور میری ترغیبات پر پھسلتا چلا گیا۔

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾

قَالَ - (اللہ) کہے گا

لَا تَخْتَصِمُوْا - مت تم جھگڑا کرو مادہ۔ خ ص م

○ اخْتَصَمَ يَخْتَصِمُ ، اِخْتِصَامًا جھگڑا کرنا (VII)

لَدَيَّ - میرے پاس

وَقَدْ قَدَّمْتُ - اور میں پہلے بھیج چکا

اِلَيْكُمْ - تمہاری طرف

بِالْوَعِيْدِ - وعدہ (عذاب)

خصم۔ کنارہ

کناروں پر الگ فریق
کے تصور سے کھینچا تانی
اور جھگڑے کا مفہوم

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾

ارشاد ہوگا، اب میرے سامنے جھگڑا نہ کرو، میں نے پہلے ہی تمہیں اپنی وعید سے آگاہ کر دیا تھا

He will say: "Dispute not with each other in My Presence: I had already in advance sent you Warning.

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾

یہ دارالجزاء ہے جھگڑے کی جگہ نہیں

- اللہ کا ارشاد۔ میں نے یوم جزاء آنے سے پہلے دنیا میں ہی پیغمبروں کی زبانی اور کتابوں میں اطلاع بھیج دی تھی
- تم دونوں ہی کو میں نے متنبہ کر دیا تھا کہ تم میں سے جو بہکائے گا وہ کیا سزا پائے گا اور جو بھکے گا اسے کیا خمیازہ بھگتنا پڑے گا
- میری اس تنبیہ کے باوجود جب تم دونوں اپنے اپنے حصے کا جرم کرنے سے باز نہ آئے تو اب جھگڑا کرنے سے حاصل کیا ہے۔ بھٹکنے والے کو بھٹکنے کی اور بہکانے والے کو بہکانے کی سزا تو اب لازماً ملنی ہی ہے

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَ مَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾

مَا يُبَدَّلُ - نہیں تبدیل کیا جاتا

الْقَوْلُ - بات کو

لَدَيَّ - میرے پاس

وَ مَآ اَنَا - اور میں نہیں ہوں

بِظَلَّامٍ - ذرا بھی ظلم کرنے والا   ظلام۔ (بہت ظلم کرنے والا) مبالغہ کا صیغہ

- یہاں مبالغہ ظلم کی نفی مراد نہیں بلکہ نفس ظلم کی نفی ہے

لِّلْعَبِيْدِ - بندوں پر   عبید ۔ عبد کی جمع (غلام، عابد، عبادت کرنے والا)

- اگر عبد غلام کے معنی میں ہو تو جمع عبید، جب عابد کے معنی میں ہو تو عباد

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ ع

میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی، اور میں بندوں پر ظلم
کرنے والا نہیں ہوں

"The Word changes not before Me, and I do not the least injustice to My Servants."

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾

اللہ کی وعید کو بدلا نہیں جا سکتا

- اس بات کی توقع مت کرو کہ اللہ اپنے قول اور وعید کو اس طرح بدل دے گا کہ کفار کو جنت میں داخل کر دے گا
- فیصلے بدلنے کا دستور اللہ کے ہاں نہیں ہے۔
- جہنم میں پھینک دینے کا جو حکم وہ دے چکا ہے اب واپس نہیں لیا جا سکتا۔ اور نہ اس قانون ہی کو بدلا جا سکتا ہے جس کا اعلان اس نے دنیا میں کر دیا تھا کہ گمراہ کرنے اور گمراہ ہونے کی کیا سزا آخرت میں دی جائے گی۔
- اور وہ جو سزا دے رہا ہے وہ ٹھیک اس کے مستحق ہیں
- اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ذرا برابر بھی ظلم کرنے والا نہیں ہے

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾

يَوْمَ نَقُوْلُ - جس دن ہم کہیں گے

لِجَهَنَّمَ - جہنم سے

هَلِ امْتَلَاْتِ - کیا تو بھر گئی

- مَلَأَ يَمْلَأُ، مَلْئًا کسی چیز کو کسی چیز سے بھر دینا

وَ تَقُوْلُ - اور وہ کہے گی

هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ - کیا کچھ مزید ہے

يَوۡمَ نَقُوۡلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امۡتَلَاۡتِ وَ تَقُوۡلُ هَلۡ مِنۡ مَّزِيۡدٍ ﴿۳۰﴾

جس دن ہم جہنم سے کہیں گے کیا تو بھر گئ اور وہ کہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے؟

(Remind them of) the Day when We will say to Jahannam (hell), "Are you filled up?" and it will say, "Are there some more?"

محمد اقبال

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝۳۰

اللہ تعالیٰ کا جہنم سے سوال اور جہنم کے جواب

- فرمایا اس دن ہم دوزخ سے سوال کریں گے کہ تو اچھی طرح بھر گئی یا نہیں ! وہ جواب دے گی ابھی اور بھی ہیں !
- یہ سوال و جواب اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور اس کے جلال کی جھلک اور اس کے بے پایاں غضب کی تصویر ہے.....
- یہ دوزخ کی وسعت کا بیان بھی ہے.....
- یہ خیال نہ کرو کہ کافروں اور مجرموں کی اتنی بڑی تعداد جو معلوم نہیں کتنے بلین (Billon) انسانوں اور جنوں پر مشتمل ہوگی جہنم میں کس طرح سما سکے گی۔اس کی وسعت کا حال یہ ہوگا کہ انس و جن کی بڑی تعداد سے اس کو بھر دینے کے باوجود وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہوں تو ان کے لئے بھی جگہ ہے

وَ أُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ (٣١) هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ

مُزدلفہ : یہاں پہنچ کر حجاج منیٰ کے قریب پہنچ جاتے ہیں

وَ أُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ - اور قریب لے آئی جائے گی جنت

○ أَزْلَفَ يُزْلِفُ ، إزلافًا قریب کرنا، پہنچ میں لانا

لِلْمُتَّقِيْنَ - پرہیزگاروں کیلئے

غَيْرَ بَعِيْدٍ - دور نہیں (ہو گی)

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ - یہ وہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا

لِكُلِّ اَوَّابٍ - ہر بار بار رجوع کرنے والے آبَ يَؤُوب لوٹنا To return

○ اوّاب: بہت رجوع (توبہ) کرنے والا اردو میں: مآب ، اوّابین

حَفِيْظٍ - حفاظت کرنے والا کے لئے الحافظ لامر اللہ – ابن عباسؓ

وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ

لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۚ ﴿٣٢﴾

اور جنت متقیوں کے قریب لائی جائے گی، کچھ بھی دور نہ ہوگی یہ
ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، ہر اس شخص کے لیے جو
بہت رجوع کرنے والا اور بہت حدود الٰہی کی حفاظت کرنے والا تھا

And the Jannah (Paradise) will be brought close for the God-fearing, no longer distant. (And it will be said) " This is what you were promised for everyone oft-returning to Allah, vigilant (against sins),

وَ أُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾

دوسرے گروہ (اہلِ تقویٰ) کی عزت افزائی

- جن لوگوں نے دنیا میں تقویٰ کی زندگی گزاری اور ان کے پیش نظر دنیا نہیں بلکہ ہمیشہ آخرت رہی۔ اور ان کی زندگی کا ہدف سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول رہا۔ تو جب یہ لوگ حشر میں لائے جائیں گے اور جب اللہ تعالیٰ کی عدالت سے یہ فیصلہ ہو جائے گا کہ فلاں شخص متقی ہے اور جنت کا استحقاق اس کے لیے ثابت ہو گیا ہے تو فوراً اُس کے ساتھ اکرام کا وہ سلوک ہوگا جسے ادا کرنے کے لئے زبان و بیان قاصر ہیں اللھم جعلنا منھم
- عزت افزائی کا مقام - عزت کا جائے مقام خود ان کے پاس حاضر کر دیا جائیگا
- عالم آخرت میں زمان و مکان کے تصورات (Physical Laws) ہماری اس دنیا کے تصورات سے بالکل مختلف ہوں گے۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۚ ﴿۳۲﴾

تقویٰ سے پیدا ہونے والی صفات کے حاملین کا ذکر

- اس سے پہلے اہل جہنم کی دو بنیادی صفات کا ذکر۔ جو دیگر اخلاقِ رذیلہ کا سبب
- یہاں ان صفات کا ذکر جو تقویٰ کے نتیجے میں کسی کردار میں پیدا ہوتی ہیں
- **اواب** ۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور خواہشاتِ نفس کی پیروی کا راستہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی رضاجوئی کا راستہ اختیار کرنے والا

  ہر اس چیز سے تائب جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ اللہ کی پسند کو اپنی پسند بنالیا

  وہ کسی حال میں بھی ہو اس کا دل ہمیشہ اپنے اللہ کی طرف راغب رہتا ہے
- **حفیظ** ۔ وہ اپنے رب کی طرف ہمیشہ رجوع کے ساتھ ساتھ اس کے حدود و قیود کی پابندی کرنے والا بھی ہے۔ اس کا عمل اس کے حکم (شریعت) کا پابند

  تمام اقوال و افعال، حرکات و سکنات میں اللہ کی طرف رجوع اور اس کا مطیع ہے

مَنۡ خَشِیَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَیۡبِ وَ جَآءَ بِقَلۡبٍ مُّنِیۡبِ ۟ۙ ﴿۳۳﴾

مَنۡ - جو

خَشِیَ الرَّحۡمٰنَ - ڈرا رحمٰن سے

بِالۡغَیۡبِ - بن دیکھے

وَ جَآءَ - اور آیا

بِقَلۡبٍ مُّنِیۡبِ - رجوع کرنے والے خلوص دل کے ساتھ   مادہ ۔ ن و ب

- أَنَابَ يُنِيْبُ ، إِنَابَةً اللہ کی طرف بار بار رجوع کرنا، لوٹنا   باب افعال (IV)
- اردو میں - نیابت ، نواب ، منیب ، نوبت ، نوبتی

مَنۡ خَشِیَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَیۡبِ وَ جَآءَ بِقَلۡبٍ مُّنِیۡبِۣ ۙ ﴿۳۳﴾

جو ڈرتا رہتا تھا (خدائے) رحمان سے بن دیکھے اور رجوع کرنے والا دل لے کر آیا

Who feared (Allah) Most Gracious Unseen, and brought a heart turned in devotion (to Him):

مَنۡ خَشِیَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَیۡبِ وَ جَآءَ بِقَلۡبٍ مُّنِیۡبِۣ ۙ﴿۳۳﴾

تیسری صفت (تقوی کے نتیجے میں)

- اگرچہ رحمان اس کو کہیں نظر نہ آتا تھا، اور اپنے حواس سے کسی طرح بھی وہ اس کو محسوس نہ کرسکتا تھا، پھر بھی وہ اس کی نافرمانی کرتے ہوئے ڈرتا تھا
- اس کے دل پر دوسری محسوس طاقتوں اور علانیہ نظر آنے والی زور آور ہستیوں کے خوف کی بہ نسبت اس اَن دیکھے رحمان کا ڈر زیادہ غالب تھا
- لیکن ڈر کے لیئے لفظ خشیت نہ کہ خوف استعمال ہوا
- مومن کے دل میں اللہ کا ڈر محض اس کی سزا کے خوف ہی سے نہیں ہوتا، بلکہ اس سے بھی پڑھ کر اللہ کی عظمت و بزرگی کا احساس اس پر ہر وقت ایک ہیبت طاری کیئے رکھتا ہے۔

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبِۨ ۙ﴿۳۳﴾

- سیدنا ابوہریرہ (رض) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سات قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ نصیب فرمائیں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ (ان میں سے) ساتواں آدمی وہ ہوگا جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں بہ پڑیں"

- عَنْ انس ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تمام انسان خطاکار ہیں اور بہترین خطاکار وہ ہیں جو خوب توبہ کرنے والے ہیں۔"

سنن الترمذی، 2423، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع